REGD NO. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ — ۱۵ تبوک ۱۳۳۶ھ ش — ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء — نمبر ۲۱۸

جلسہ قادیان بہت قریب آرہا ہے

دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی —

جیسا کہ الفضل میں بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان کا جلسہ سالانہ ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان کے احمدی احباب تو اس میں انشاءاللہ شامل ہوں گے ہی پاکستانی احباب کو بھی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے اس قدیم مذہبی اجتماع میں جس کی داغ بیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے قائم ہوئی تھی۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے دو قسم کی تیاری ضروری ہے۔ اوّل۔ حکومت پاکستان سے پاسپورٹ حاصل کرنا جس کے لئے مغربی پاکستان میں مختلف مقامات پر دفاتر مقرر ہیں۔ دوسرے، پاسپورٹ ملنے کے بعد حکومت ہندوستان سے ویزا حاصل کرنا جو لاہور کے دفتر انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر یا کراچی سے مل سکتا ہے آجکل چونکہ ویزا ملنے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اس لئے اس کے واسطے خاص کوشش کی ضرورت ہوگی۔ جس کی طرف ابھی سے توجہ ہونی چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہم حکومت پاکستان کے ذریعہ ایک قافلہ بھجوانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس کی منظوری نہیں آئی۔ اور اگر منظوری مل بھی گئی۔ تو وہ ایک محدود تعداد کے لئے ہوگی۔ پس جو دوست اپنے طور پر پاسپورٹ اور ویزا حاصل کر کے قادیان کے جلسہ میں شریک ہو سکیں۔ وہ ضرور کوشش کریں۔ اور قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں کی مبارک فضا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اپنی ذاتی حاجات کے لئے دعاؤں کے خاص موقعہ سے متمتع ہوں فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۳ ستمبر ۱۹۵۷ء

شام کے خلاف کوئی فوجی کارروائی کی گئی تو عالمی جنگ چھڑ جائیگی

روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کی طرف سے ترکی کی حکومت کو انتباہ

ماسکو ۱۴ ستمبر روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے ترکی کو خبردار کیا ہے۔ کہ اگر شام کے خلاف کسی قسم کے فوجی اقدامات کئے گئے۔ تو اس سے وسیع تر عالمی جنگ کا آغاز ہو جائے گا۔ ترکی کے وزیر اعظم عدنان مندریز کے نام اپنے ایک خط میں مارشل بلگانن نے ترکی پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ شام کی سرحدوں پر شام کے خلاف اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے مارشل بلگانن کا یہ خط دو دن قبل ترکی کے وزیر اعظم کو انقرہ میں دیا گیا تھا۔ لیکن ماسکو ریڈیو نے اس کے متعلق اعلان آج جاری کیا ہے۔ یاد رہے کہ چند دن قبل روس کے وزیر خارجہ نے بھی یہی الزام لگایا تھا۔ جس کی تردید میں ترکی نے کہا تھا کہ اس کی فوجیں شام کی سرحدوں کے قریب اپنی معمولی اور عام مشقوں میں مصروف ہیں۔ اور وہ شام کے خلاف کسی قسم کا کوئی جارحانہ ارادہ نہیں رکھتیں۔

امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خط پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس خط کا براہ راست جواب دینا ترکی کا کام ہے۔

ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک پاکستان کی عزت و عظمت کو برقرار رکھیں گے

نرائن گنج کے جلسۂ عام میں مسٹر سہروردی کی تقریر

نارائن گنج ۱۴ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے۔ کہ مرکز مشرقی پاکستان کے صوبہ سے نہایت فیاضی کا سلوک کر رہا ہے۔ اور اسے اس کے حق سے زیادہ مالی امداد دی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا مرکز اس سال امدادی ترقیاتی فنڈ سے ۵۴ کروڑ روپے کی منظوری مشرقی پاکستان کے لئے دے چکا ہے۔ اور اگلے دو سال کے اندر اندر اور امداد دی جائے گی۔ وزیر اعظم نارائن گنج میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے شرکت کی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ان کی پالیسی صرف اور صرف ملک اور قوم کی خدمت ہی ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا شخصیتوں کی کوئی بات نہیں۔ آدمی آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں۔ لیکن قوم اور ملک کا وجود دوامی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک پاکستان کی عزت اور عظمت کو قائم رکھیں۔ اور اگر کسی نے پاکستان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی۔ تو ہم سب اس کا مقابلہ کریں گے۔ عوامی لیگ کو حکومت سنبھالے گزشتہ جمعرات کو پورا سال ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس عرصہ میں پاکستان کا وقار دوسرے ممالک میں بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اب اس کے دوستوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔

مخلوط انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دوسرے ممالک کے انتخابات میں بھی یہی طریقہ رائج رہا ہے۔ اور اس سے کبھی اسلام کو خطرہ لاحق نہیں ہوا۔

کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا تو جنگ چھڑ جائیگی

لنڈن میں مسٹر عبدالوہاب خان کی تقریر

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ نیشنل اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب خان نے کل لنڈن میں بین الپارلیمانی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کشمیر کا مسئلہ صحیح طور پر حل نہ ہوا۔ تو ممکن ہے کہ جنگ چھڑ جائے۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۸ء سے پاکستان سلامتی کونسل کے تمام مشوروں کو قبول کرتا آرہا ہے۔ اور اس کے مقابل میں بھارت نے ہمیشہ اس کے برعکس رویہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا سلامتی کونسل کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قراردادوں کو عملی جامہ پہنائے اور کشمیر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں

ایم۔اے (فلاسفی) کے امتحان میں ایک احمدی خاتون یونیورسٹی میں دوئم رہی

احباب جماعت میں یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ محترمہ نصیرہ صاحبہ بنت ڈاکٹر میجر شاہنواز خان صاحب امسال ایم۔اے فلاسفی کے امتحان میں تین نمبروں کے فرق سے پنجاب بھر میں دوئم رہی ہیں۔ انہوں نے ۴۰۸ نمبر حاصل کئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو مبارک کرے اور اسے سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء

احمدیّت کا موقف

قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ مضمون "خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم" کے زیر عنوان ہفت روزہ الاعتصام مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے احادیث رسول اللہ سے "خاتم النبیین" کی تشریح اپنی تاویل کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے

جن احادیث کو پیش کیا گیا ہے۔ ان پر سیر حاصل بحث کئی بار ہماری طرف سے ہو چکی ہے۔ اس لئے اس کا اعادہ یہاں پیش نظر نہیں ہے۔ جس بات کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ دوست احمدیوں کے موقف کو غلط سمجھ کر یا غلط پیش کرکے جو جرح و قدح احمدیت پر کرتے ہیں وہ سراسر ناواجب ہوتی ہے چنانچہ فاضل مضمون نگار نے اپنا مضمون اس طرح شروع کیا ہے:-

"ایک دشمن اسلام گروہ جو بیک وقت Anti christ (مقابل مسیح) بھی بنتا ہے۔ اور مقابل احمد (Anti Ahmed) بھی بنتا ہے۔

دجل و کبر کی یہ حد ہے۔ کہ غلام ہو کر آقا سے بغاوت کرکے خود آقا ہونے کا مدعی ہے۔ مضاف ہو کر مضاف الیہ کی شان کا خواہاں ہے لوگوں سے طالب اور امیدوار ہے کہ وہ اپنے تئیں اوّل تو احمق خیال کریں اور پھر دجال کی شرارت و فریب کو نہایت بھولے پن سے قبول کر لیں۔ تو ایسا کون کم فہم شخص ہے جو اپنے آپ کو بے وقوف قرار دے۔

پھر جسارت کی یہ حد ہے۔ کہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مت سُنو۔ دوسروں کی سُنو۔ بلکہ میری سُنو"

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی تصنیفات میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کو دنیا میں فروغ دینے کے لئے آیا ہوں۔ پھر بھی مولانا آپ کو مخالف مسیح اور مخالف احمد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ وہی بات ہے۔ جیسے کہ عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) مخالف مسیح کہتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی واحد ذات ہے۔ جس کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراضات کا قلع قمع ہوا ہے۔

جو احادیث فاضل مضمون نگار نے پیش کی ہیں۔ اگر ان تمام کو بلا استثنا بالکل صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ اس نبوت فی الامت کے مخالف نہیں ہیں جس کا دعوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہے۔ اور یہ بات احمدیوں کی ایجاد کردہ نہیں ہے۔ بلکہ شیخ اکبر حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی دیوبند تک نے جو توضیحات خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کی کی ہیں۔ احمدیوں کا موقف ان توضیحات سے سرمو ادھر ادھر نہیں ہے یہ حوالے الفضل میں کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ صاحب مضمون مولانا موصوف تو وفات پا چکے ہیں ہم ان کے ہم خیال اہلِ علم حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر قلم اٹھانے سے پہلے احمدیوں کے صحیح موقف کا تعین کر لیا کریں تو بہت سی غلط فہمیاں جو پیدا ہوتی ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں اور ایسے سراپا غلط مضامین لکھنے کی زحمت سے انہیں نجات مل سکتی ہے۔

"دو طریقے"

ذیل میں ہم معاصر "روزنامہ تسنیم" ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء سے ایک نوٹ مندرجہ بالا عنوان کے تحت بجنسہ نقل کرتے ہیں:-

"گاندھی جی کے چیلے ونوبھاوے نے چھ سال پہلے بھودان کی تحریک شروع کی تھی۔ اس تحریک کا مقصد زمینداروں کو رضاکارانہ طور پر اس بات پر رضا مند کرنا تھا کہ وہ اپنی زمین غریبوں کو دے دیں۔ ان کی یہ تحریک خاصی کامیاب رہی ہے۔ چھ برس کے اس عرصہ میں وہ تقریباً ۵۰ لاکھ ایکڑ زمین اور قریب قریب ۲۵۰۰ گاؤں پورے کے پورے حاصل کر چکے ہیں۔ آج کل وہ اس مقصد کے لئے جنوبی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ ونوبھاوے کا یہ تجربہ انسان کی بنیادی خصوصیت کو آشکارا کرتا ہے اللہ تعالےٰ نے انسان کی سرشت میں کچھ ایسے عناصر گوندھ دیئے ہیں کہ اگر ان سے کام لیا جائے۔ تو کسی خارجی دباؤ کے بغیر ہی اس کی زندگی میں انقلاب لایا جا سکتا ہے

اب دیکھئے ایک طریقہ تو وہ ہے جو زمینداروں سے زمین حاصل کرنے کے لئے کمیونسٹ حکومتیں اختیار کرتی ہیں، یعنی ان سے جبراً چھین لیتی ہیں۔ اور اگر کوئی مزاحمت کرتا ہے تو اسے گولیوں کا نشانہ بنا دیتی ہیں۔ اور اس کے خاندان کو بھوک اور ذلت کا شکار ہونے کے لئے چھوڑ دیتی ہیں۔ اور ایک طریقہ وہ ہے۔ جو ونوبھاوے نے اختیار کیا ہے۔ وہ ہر زمیندار کے پاس جاتے ہیں۔ ان کی انسانی ہمدردی محبت، بھائی چارہ کے ان جذبات سے اپیل کرتے ہیں۔ جو ہر انسان کو فطرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے ہیں اور اس طرح انہیں برضا و رغبت اپنے غریب کسان بھائیوں کو زمین دینے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان دونوں طریقوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ اور ان کے اثرات کس معاشرے پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ انہیں بھی بیّن طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک طریقہ مختلف طبقات میں کش مکش اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ اور دوسرا آپس میں محبت اور الفت۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے وہ انسان کے انہی جذبات سے اپیل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسکی فطرت میں گوندھ دیئے ہیں۔ بنی نوع انسان کو کسی جبر و اکراہ اور ظلم و تشدد کے بغیر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نتیجۃً جو معاشرہ وجود میں آتا ہے وہ ہر قسم کے جبر و تشدد ظلم، نفرت اور دباؤ سے پاک ہوتا ہے اس کے برعکس جو نظام حیات لوگوں کی گردنیں اپنے آگے جھکاتا ہے وہ ان سارے مصائب سے بھرپور ہوتا ہے جو ظلم و جبر کی کوکھ سے جنم لیا کرتے ہیں۔"

جیسا کہ معلوم ہے روزنامہ "تسنیم" سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اسلامی کا سرکاری ترجمان ہے۔ مولانا کی "اسلامی" آئیڈیالوجی کا سب کو علم ہے۔ جو طریق کار کے لحاظ سے بعینہٖ وہی ہے جو اشتراکیت کی آئیڈیالوجی ہے یعنی "جبر" چنانچہ ہم الفضل میں کئی بار حوالوں کے ساتھ اسے پیش کر چکے ہیں۔ آپ عین اشتراکیت کی طرح دین اسلام کو بالجبر نافذ کرنے کے حامی ہیں۔ چنانچہ آپ کے نزدیک امت اسلامی "واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے"۔

ہم آپ کو اور آپ کی جماعت کو ہمیشہ پُر امن طریق کار کی طرف دعوت دیتے رہے ہیں اور اگر یہ نوٹ جماعت اسلامی کے نئے طریق کار کو پیش کرتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یہ نیک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اور ہم مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں احمدیت کے پُر امن موقف کو سمجھنے کی پُوری صلاحیت عطا کرے۔

یہ دعا اس لئے ضروری ہے۔ کہ عملاً ابھی تک مودودی صاحب ملک کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ حالانکہ آپ کے بہت سے ہمراہوں کے رفقائے کار نے آپ کی اسی کمزوری اور خامی کی وجہ سے آپ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

انصار اللہ کا تیسرا
سالانہ اجتماع
۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ
کوہورہا ہے

مجلس انصار اللہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ ہورہا ہے اس موقعہ پر مجالس کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے تمام مجالس اپنے اپنے نمائندگان کے نام مرکزی دفتر میں جلد بھجوا دیں۔ سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والے امور مقامی مجلس انصار اللہ میں پیش کرنے کے بعد ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء تک ان کے متعلق تجاویز بھجوائی جا سکتی ہیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۱) "ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کر سکتے۔ کہ کس قدر قبول ہوئیں۔

(۲) ان پر اکثر اسرار غیب ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ باتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں۔ ان پر کھولی جاتی ہیں۔ اگرچہ اور مومنوں کو بھی سچی خوابیں اور سچے مکاشفات معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ لوگ تمام دنیا سے نمبر اول پر ہوتے ہیں۔

(۳) خدا تعالیٰ خاص طور پر ان کا متولی ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح اپنے بچوں کی کوئی پرورش کرتا ہے۔ ان سے بھی زیادہ نگاہ رحمت ان پر رکھتا ہے۔

(۴) جب ان پر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت دو طوریں سے ایک طور کا ان سے معاملہ ہوتا ہے۔ یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دی جاتی ہے۔ اور یا ایک ایسا صبر جمیل عطا کیا جاتا ہے۔ جس میں لذت اور سرور اور ذوق ہو۔

(۵) ان کی اخلاقی حالت ایک ایسے اعلیٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ جو تکبر اور نخوت اور کمینگی اور خود پسندی اور ریاکاری اور حسد اور بخل اور تنگ دلی سب دور کی جاتی ہے۔ اور انشراح صدر اور بشاشت عطا کی جاتی ہے۔

(۶) ان کی توکل نہایت اعلیٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ثمرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

(۷) ان کو ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی قوت دی جاتی ہے۔ جو دوسرے ان میں کمزور ہوتے ہیں

(۸) ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے۔ اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ اور خود بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس قدر جوش کس غرض سے ہے۔ کیونکہ یہ امر فطرتی ہوتا ہے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے ساتھ ان لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلق ہوتا ہے اور ایک عجیب مستی جانفشانی کی ان کے اندر ہوتی ہے۔ اور ان کی روح کو خدا تعالیٰ کی روح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے۔ جسکو کوئی بیان نہیں کر سکتا اس لئے حضرت احدیت میں ان کا ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ جس کو خلقت نہیں پہچانتی۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

کوشش کرو کہ تم نیکی کے کسی کام سے بھی محروم نہ رہو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

اور جو شخص یہ سوچتا رہتا ہے۔ کہ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو میں احمدی رہ سکتا ہوں یا نہیں۔ اس کی احمدیت باقی نہیں رہ سکتی۔ باقی اسی کی رہتی ہے۔ جو یہ خیال کرتا رہتا ہے۔ کہ اگر یہ بات بھی شامل ہو جائے۔ تو میری احمدیت اور اچھی ہو جائیگی اور اگر فلاں بھی کر سکوں۔ تو اور بھی اچھی ہو جائے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں درس دے رہا تھا۔ کہ ایک رئیس وہاں آ کر بیٹھ گیا۔ میں پڑھ رہا تھا۔ اور میں نے بتایا کہ دوزخ دائمی نہیں۔ بلکہ ایک وقت یہ سزا منقطع ہو جائے گی۔ اور جنت حاصل ہو جائے گی۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ پھر یہ تو بڑا مزہ ہے۔ ہم اس دنیا میں بھی عیش کرتے ہیں۔ اور اگلے جہان میں بھی تھوڑی سی سزا کے بعد جنت حاصل کر لیں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ بڑا آدمی تھا۔ میں نے کہا کہ یہ ایسی ہی مثال سے سمجھے گا۔ میں نے کچھ روپے نکال کر رکھ دیئے۔ اور کہا کہ گلی میں چل کر مجھے دو تین جوتے مار لینے دیں۔ اور یہ روپے لے لیں۔ اس پر وہ بہت غصہ میں آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم مولوی لوگ ایسے ہی بدتہذیب ہوتے ہو۔ یونہی عالم بنے پھرتے ہو۔ میں نے کہا کہ اگر واقعی تم اس بات کو پسندیدہ سمجھتے ہو۔ کہ اگلی پچھلی مخلوق کے سامنے دوزخ کی سزا برداشت کر کے جنت لے لو۔ تو پھر گلی میں چل کر چند آدمیوں کے سامنے جوتے کھا کر انعام کیوں نہیں لیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے جو بات کہی تھی۔ وہ جھوٹ تھی۔ دراصل تم اس کے لئے تیار نہیں۔ تو کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جو یہی خیال کرتے رہتے ہیں۔ کہ چلو یہ بات نہ کی۔ تو کیا احمدی نہ رہیں گے۔ مجھے یاد ہے جب مولوی محمد احسن صاحب فوت ہوئے۔ اور میں نے ان کا جنازہ پڑھا تو بعض لوگوں نے مجھے لکھا کہ آپ نے ان کا بھی جنازہ پڑھ لیا۔ تو پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے

ایسے لوگوں کے نزدیک مدارج کا فرق کوئی فرق ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ بیعت اور عدم بیعت کا فرق تو الگ رہا۔ رنگ میں اگر انیس بیس کا فرق ہو۔ تو وہ بھی فرق ہی ہوتا ہے۔ گورنمنٹ بی۔ اے پاس لوگوں کو بھی نوکریاں دے دیتی ہے۔ مگر کیا پھر ایم۔ اے پاس کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر میں فرق تھوڑا ہی ہوتا ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ لوگ پھر کمشنری کا خیال ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اگر کچھ فرق ہے تو کیا ہوا۔ اور جب دنیا میں کچھ فرق کا خیال نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اور بندوں کا کچھ بھی بڑا سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا خدا کا کچھ ہی ایسا بے حقیقت ہے۔ کہ اس کا خیال نہ کیا جائے۔

پس یہ خیال کہ بعض نیکیاں اگر چھوٹ جائیں۔ تو کیا حرج ہے۔ کافر اور منافق بنانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ یوں کوئی چھوٹ جائے۔ تو علیحدہ بات ہے۔ مگر اس نیت سے نہ چھوڑے۔ کہ یہ معمولی بات ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہر انسان اس میں کامیاب نہیں ہوتا۔ کہ ساری نیکیاں کرے۔ مگر جو یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ اگر کوئی چھوٹ جائے تو کیا حرج ہے۔ اس کی سو میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے۔ تو باقی ننانوے بھی ساتھ ہی ضائع ہو جاتی ہیں۔"

(الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء)

—•—•—•—•—•—

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل نہیں خریدتا وہ کماحقہ اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔

غیر مبائعین کے قول سدیدؔ پر ایک نظر

(از مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب فاضل بہاولپوری)

خاکسار کو غیر مبائعین کی کتاب "قول سدید" مصنفہ چوہدری شکر اللہ خان منصور بی۔ اے ایل۔ ایل بی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جس کے متعلق بلند بانگ دعاوی کئے جاتے تھے کہ یہ کتاب لاجواب ہے۔ خیال تھا کہ دلائل اور براہین کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل کلام کو ہی قرار دے کر جواب دینے کی کوشش کی ہوگی لیکن افسوس کہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ جگہ جگہ نشانہ طعن و ہدف ملامت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت محمود ایدہ اللہ الودود خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات کو قرار دیکر غم و غصہ کا اظہار کر کے اپنا قلبی جوش ٹھنڈا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

کتاب کے مصنف اپنی علمی قابلیت کا مظاہرہ بالفاظ ذیل فرماتے ہیں۔

"اور حق یہ ہے کہ اس اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) میں خواہ کوئی اور اعلان ہو یا نہ ہو مگر دعویٰ نبوت سے انکار کا اعلان ضرور موجود ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اگر کوئی اعلان ہے تو وہ نبی ہونے سے انکار کا اعلان ہے بلکہ یہی وہ غرض تھی جس کے لئے یہ اشتہار شائع کیا گیا۔"

چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر کیوں نہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک مصالحت کو عملی جامہ پہنایا جاتا۔ جو حضور نے مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہی ان کے سامنے پیش فرمائی تھی۔ یعنی یہ کہ ہم دونوں فریق اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے متعلق یہ مضمون لکھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے متعلق ہمارا مذہب وہی ہے جو اس اشتہار میں درج ہے۔ تمام لوگ اس کو ہمارا مذہب مقصود فرمائیں۔ ہم دونوں کو اس تحریر کے بعد ایک غلطی کا اشتہار بغیر کسی حاشیہ کے شائع کر دیا جائے اور ہر سال کم سے کم پچاس ہزار کاپی اس اشتہار کی ملک میں تقسیم کر دی جائے۔ ½ خرچ اس کا ہم دیں گے اور ½ خرچ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دیں۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۰ء)

کیا اب بھی اس کے لئے کوئی تیار ہے؟

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اس قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔"

حضور اقدس کے ایسے واضح ارشاد کی موجودگی میں مصنف کا یہ تحریر فرمانا کہ آپ پر نبی کے لفظ کا استعمال "صرف بمعنی محدث ہے۔" (قول سدید صفحہ ۲۱) کس قدر انصاف پر مبنی ہے۔ کیا ہمارے غیر مبائع بھائی اپنے عقیدہ کی رو سے ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ رتبہ محدثیت پر فائز ہونے کے لئے اس امت میں سے صرف ایک ہی فرد مخصوص ہوا۔ اور پھر مصنف پر جوش انداز میں یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں:۔

"اس جگہ اگر قادیانی حضرات یہ دعویٰ کریں کہ آپ نے اس نبوت کو محدثوں کی نبوت سمجھنا چھوڑ دیا تھا تو یہ دعویٰ بلا دلیل اور صریحاً غلط اور باطل ہے۔" (قول سدید صفحہ ۴۹)

کیا آپ ہمیں یہ اطمینان دلا سکتے ہیں کہ گذشتہ تیرہ صدیاں محدثوں کی نبوت سے خالی گئیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی"

اگر مصنف محترم جوش خطابت کی رو میں نہ بہتے اور دینی حقائق کو بیجا مباحث کا اکھاڑا بننے کا موقعہ نہ دیتے بلکہ ٹھنڈے دل سے اختلاف آراء کے سننے کی تکلیف گوارا فرماتے اور رواداری نظر سے دیکھنے کی عادت رکھتے تو اتنی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کیونکہ درحقیقت ہمارے اور آپ کے درمیان مسئلہ نبوت کے بارہ میں تو کوئی اختلاف اگر کچھ ہے تو صرف سطحی اور لفظی ہے نہ کہ حقیقی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو رواداری کا یہاں تک نمونہ دکھلایا کہ غیر احمدیوں کے اختلاف عقیدہ کو بھی صرف لفظی نزاع کا درجہ دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔ "ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے تو قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے کلمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے حالانکہ نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی اور الہام ہو ہم سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ شریعت قرآن شریف پر ختم ہو گئی ہے صرف مبشرات باقی ہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱ حاشیہ)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین معاندین کے سامنے بھی اس قدر رواداری کا نمونہ پیش فرماتے ہیں تو تعجب ہے کہ آپ کی اتباع کا دم بھرنے والے اپنے بھائیوں کے ساتھ ایسی رواداری کا نمونہ کیوں نہیں دکھاتے؟

نمبر۱ کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان معنوں میں نبی مانتے ہیں جن معنوں میں حضور نے خود دعویٰ فرمایا ہے۔ ہمارا بھی تو یہی عقیدہ ہے۔

نمبر۲ ہم بھی تو حضور کو ظلی بروزی مجازی نبی مانتے ہیں۔ کیا آپ نے ہمارا دل چیر کر دیکھ لیا ہے کہ ہمارا ایسا عقیدہ نہیں؟

نمبر۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہمارا مذہب یہی ہے کہ:۔ "جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۲۷ حاشیہ)

کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ نہیں؟

نمبر۴ کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو تسلیم نہیں فرماتے جو حضور نے فرمایا: "جس حالت میں یہ ثابت ہو گیا کہ آنے والا مسیح اس امت میں سے ہوگا۔ پھر اگر خدا تعالیٰ نے اس کا نام نبی رکھ دیا تو حرج کیا ہوا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

نمبر۵ کیا آپ کے اکابرین کا متفقہ اعلان یہ نہیں؟ "ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ ... ناظر جانکر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ہمارا بھی تو یہی عقیدہ ہے۔ پھر اس اعلان کے باوجود ہمیں کیوں مجرم گردانا جاتا ہے؟

نمبر۶ محترم مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے مقدمہ کرم دین کے دوران میں بجواب مستغیث حلفاً جو بیان دیا اس میں یہ بھی تھا کہ "مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصنیفات میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب کذاب ہے۔" (مسل مقدمہ مولوی کرم دین صاحب گورداسپور ورق صفحہ ۳۰۲)

ہمارا بھی تو یہی عقیدہ ہے۔ پھر ہمارے خلاف پراپیگنڈا کیا جیسا کہ اخبار پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء میں یہ شائع کیا گیا۔ "پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو دینا ایک بزرگ اور امیر اور سچا وفادار بھی سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ والله علی ما نقول شہید صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

افسوس اس وقت کیوں نہ بتلایا کہ یہ فرق اعتقاد ہے کیا؟ یا اس آڑ میں محض پراپیگنڈا تو مقصود نہیں تھا۔ تعجب یہ کہ اس فرق اعتقاد کا اعلان ۲۹ مارچ کو ہوتا ہے مگر اس سے تین دن پہلے یعنی ۲۶ مارچ تک آپ کے اعتقاد میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ۲۲ مارچ کو لاہور میں جو مجلس مشورتی منعقد کر کے اس میں آئندہ نظام کے متعلق قرار دادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں جن کی مفصل روئداد ضمیمہ اخبار پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں شائع کی گئی۔ ان ریزولیوشنز میں ایک یہ بھی تھا کہ:۔

"صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ میں ان کو داخل کریں۔ لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے اس حیثیت سے ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

اور پھر ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح میں یہ اعلان کیا گیا کہ:۔

"جیسا کہ پیغام صلح مؤرخہ ۲۴ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ احمدی احباب کی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ الوصیت کے مطابق (۱) خانصاحب غلام حسن خانصاحب (۲) سید حامد شاہ صاحب اور (۳) خواجہ کمال الدین صاحب اور (۴) میرزا صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو احمد کے نام پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے احباب کو داخل کرنے کیلئے بیعت لینے کے لئے منتخب کیا جا چکا ہے۔"

پس اس اعلان کی رو سے گویا ۲۶ مارچ تک تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعتقاد میں کوئی فرق نہیں تھا۔ صرف احمدیوں سے بیعت لینے کی ضرورت اور عدم ضرورت زیر بحث تھی۔ اور اس میں اختلاف آراء تھا۔ عدم ضرورت بیعت کے قائلین سے بیعت کا مطالبہ نہ ہونے کی صورت میں وہ آپ کو امیر تسلیم کرنے کو بھی تیار تھے۔ مگر ۲۷ اور ۲۸ مارچ کے دو دنوں میں ایسا تغیر آیا کہ جب تیسرے دن ۲۹ مارچ کا چڑھا تب آپ کے اندر اعتقاد کا فرق بھی نظر آگیا۔ مگر ابھی تک یہ واضح نہ ہو سکا کہ وہ فرق اعتقاد ہے کیا؟ آخر اس نقص کی تکمیل فاضل مصنف کے قول سدید نے کر ہی دی اور اپنی قابلیت کے زور سے بڑی ہوشیاری سے کام لے کر اس فرق اعتقاد کا پتہ لگا لیا۔ چنانچہ اس کی بنا پر بڑے زور سے ہم پر یہ فرد جرم لگایا جاتا ہے کہ "مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے آپ کا نام نبی حقیقی طور پر نہیں بلکہ مجازی طور پر رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ خدا نے آپ کو یہ علم دیا ہے کہ آپ کے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کا استعمال مجاز اور استعارہ کے طور پر ہوا ہے۔ مگر قادیانی حضرات مرزا صاحب اور خدا تعالیٰ دونوں کے ارشادات کے خلاف کہے جاتے ہیں کہ نہیں مرزا صاحب پر نبی کا نام مجازی طور پر نہیں بلکہ حقیقی طور پر عائد ہوتا ہے۔ گویا یہ لوگ نہ صرف مرزا صاحب سے مقابلہ کر رہے ہیں بلکہ خدا کے خلاف بھی مورچے باندھے کھڑے ہیں"

(قول سدید صفحہ ۲۴۸-۲۴۹)

مگر یاد رکھئے کہ یہ ایک قسم کا مغالطہ ہے۔ ہمارا ہرگز یہ اعتقاد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی نبی اس معنی میں ہیں جس معنی کی رو سے آپ نے حقیقی نبوت کا انکار فرمایا ہے۔ اور حقیقی نبی کے معنی کے متعلق جو علم خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ اس کی رو سے آپ یہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے"

(انجام آتھم صفحہ ۲۷-۲۸ حاشیہ)

ایک اور موقعہ پر حضور حقیقی نبی کے مفہوم کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں" (خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

پس ارشادات بالا کے مطابق ہی ہمارا اعتقاد ہے۔ اور جو شخص اس کے خلاف ہم پر الزام لگاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جوابدہ ہوگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوگا ہم آپ کو حقیقی نبی کس معنی میں کہتے ہیں۔ تو عرض ہے کہ ہمارے ہاں حقیقی نبی کا لفظ ان اصطلاحات کے مقابل میں نہیں جو حضور نے اپنے متعلق ظلی بروزی۔ مجازی اور فنانی الرسول کی صورت میں بالواسطہ نبوت پانے کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ مصنوعی اور بناوٹی کے مقابلے میں ہے۔ چونکہ مخالفین اسلام اور معاندین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا اور مفتری قرار دیتے اور آپ کے متعلق یہ کہتے کہ نعوذ باللہ آپ نے مفتریانہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور انسانی منصوبے سے اپنے آپ کو نبی بنایا۔ ورنہ آپ خدا کی طرف سے نبی نہیں۔ اور اسی کا پراپیگنڈہ کرتے۔ تب اس کی تردید میں ہمیں یہ حقانی آواز اٹھانی پڑی۔ کہ ایسا نہیں۔ بلکہ آپ واقعہ میں خدا کی طرف سے نبی ہیں۔ خدا نے ہی آپ کو نبی بنایا ہے اور یہ اعزازی مقام اور نبی کا نام عطا فرمایا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے "خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

"مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے۔ اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) اور فرمایا۔ "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

اور فرمایا۔ "اب لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"۔ (۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جب حضور عیسائیوں کے خلاف مصروف جہاد تھے۔ اور پرستاران صلیب کے معبود کی موت پر زور دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ عیسیٰ کو مرنے دو۔ کہ اس کی موت میں اسلام کی زندگی ہے۔ عین اس نازک موقعہ جہاد پر مولویوں میں سے بعض مشتعل ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آپ کے خلاف حیات مسیح کی آواز بلند کرنے میں مصروف ہو گئے۔ تب مجبوراً حضور کو ان کی طرف بھی توجہ کرنی پڑی۔ اسی طرح جب ہمارے غیر مبائع بھائی بجائے اس کے کہ ان مخالفین احمدیت کی تردید کرتے الٹا ان کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان کی تائید میں لگ کر ہماری راہ تبلیغ میں روڑے اٹکانے لگے۔ تب مجبوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی ان کے خلاف قلم اٹھانی پڑی۔ اور مسئلہ نبوت پر سیر کن بحث فرما کر آپ نے حقیقت کو آشکارا فرمایا۔ یہ ہے پس منظر اس اختلاف کا جس کو فاضل مصنف قول سدید اپنی علمی قابلیت کے زور سے رنگ آمیزی دیکر ایسی بھیانک شکل میں پیش فرماتا ہے۔ کہ گویا صفحۂ زمین پر ہم سے بدتر احمدیت کا دشمن اور کوئی نہیں ہے۔ ہم نے نفرت و بغض رکھنا جزو ایمان اور خدمت احمدیت سمجھتا ہے۔ میں تو مصنف محترم کی تصنیف کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ان کے دل میں ہمارے خلاف بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برخلاف ایک آگ بھڑک رہی ہے۔ جس کا لاوا جابجا صفحات قرطاس پر نمودار ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب آپ کا اور ہمارا متفقہ عقیدہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اور فرمایا۔

"تمام نبوتیں اسی پر ختم ہیں۔۔۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

؎ دفتر کوتاہ ختم گردان ایں کلام
تو ثنا خوان فیض رحمان والسلام

(خاکسار عبد اللطیف بہاولپوری)

ولادت

میری آپا جان محترمہ رشیدہ زرینہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد المجید صاحب کراچی کے ہاں مورخہ ۹/۵۷ بروز جمعرات دوسرا فرزند تولد ہوا ہے۔ جو محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون کا پوتا اور پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر و صحت اور خادم سلسلہ ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(معین الرشید از کراچی)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ قریباً دو سال سے بیمار ہے۔ انتڑیوں میں اور معدہ پر ورم ہے۔ کھانا پینا بھی قریباً بند ہے۔ متواتر علاج کے باوجود بیماری و کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ بیماری تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ عاجزانہ دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے آمین۔ (حافظ شفیق احمد مدرس حافظ کلاس جامعہ احمدیہ مقیم احمد نگر)

۲۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب عتبہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ (صوفی محمد عبد اللہ)

۳۔ والد محترم جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم ایڈوکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات پچھلے آٹھ دس روز سے بوجہ خرابی معدہ بیمار ہیں۔ احباب صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں"۔ (ملک عبد الباسط قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر و ضلع گجرات)

۴۔ خاکسار العبارضہ بندش پیشاب بیمار ہے۔ اور اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید احمد شاہ آنریری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۵۔ میرے دو چھوٹے بچے سخت بیمار ہیں۔ لڑکا (بعمر چھ ماہ) احباب کرام سے خصوصاً دعا کی عاجزانہ التجا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت عاجلہ و تندرستی کاملہ عطا فرمائے۔ (غلام محمد عبد بی اے منشی فاضل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

خدمت دین کی ذمہ داری پہلے نمبر پر ہے

(۱) ملٹری کے ایک دوست جو بیمار ہونے پر لاہور زیر علاج رہے۔ اخراجات ادویہ وغیرہ بھی قرض لے کر کرنی پڑیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین
وہ لکھتے ہیں۔ اگرچہ بیماری کی وجہ سے سخت مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تاہم بھی اپنے وعدہ کی رقم ۱۸/- روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ ۷ ستمبر کو منی آرڈر کر دوں گا۔ تحریک جدید کے وعدے باوجود اخراجات کی زیادتی یا مقروض ہونے کے سبب ادائیگی سے روکے نہ جائیں۔
جس طرح یہ ذاتی اخراجات لازماً کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے تبلیغی فنڈ کے وعدے بھی ادا کئے جائیں۔ کیونکہ ان وعدوں کی وصولی پر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا انحصار ہے۔

(۲) کوئٹہ کی جماعت کے سکرٹری تحریک جدید خان عبدالوحید خان صاحب نے اطلاع کی ہے کہ ماہ اگست میں ۸۳۱/۱۱ کی اسم وار فہرست ارسال ہے۔ کوئٹہ کا وعدہ ۶۳% تو پہلے وصول تھا۔ اب ۷۳% ادائیگی ہو چکی۔ جزاکم اللہ۔ کوئٹہ کے امیر جماعت حاجی فیض الحق خان صاحب نے ۳۰ اگست کے خطبہ جمعہ میں احباب کو خاص طور پر تحریک کی۔ کہ ہر احمدی اپنے وعدے دفتر اول و دوم کے ماہ ستمبر میں سو فی صدی پورے کر دیں اور کہ عہدہ داران کو جن کے ذمہ قابل وصول رقم ہیں۔ ان کی فہرست حلقہ وار دے دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ آخری میعاد ۳۱ اکتوبر سے پہلے کوئٹہ کے وعدے سو فی صدی ادا ہو جائیں گے۔ سکرٹری تحریک جدید اور شیخ محمد حنیف صاحب قائد کی یہی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔ آمین

۳۔ سابق سندھ کی متعدد جماعتیں اپنے وعدے ادا کر چکی ہیں یا بہت سی جماعتوں کا وعدہ ۸۰% فی صدی کے حساب سے لگ بھگ ادا ہو چکا ہے اس علاقہ کی جماعتوں نے انسپکٹر تحریک جدید سید احمد شاہ صاحب کے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ ان کا حلقہ ضلع ملتان۔ بہاولپور سابق سندھ اور کوئٹہ ہے۔ لیکن ضرورت اسبات کی ہے کہ نہ صرف اس حلقہ کے وعدے سو فیصدی پورے ہو جائیں بلکہ دوسرے حلقوں کے انسپکٹروں کے وعدے بھی وقت کے اندر سو فی صدی ادا ہو جائیں یعنی زیادہ سے زیادہ ۳۱ اکتوبر ۵۸ء تک جو آخری میعاد ہے۔ آپ کی جماعت کو ادا کرنے میں آخری جماعت نہیں ہونا چاہیئے۔ اے خدا تو مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تمام جماعتیں اپنے وعدوں کو ۳۱ اکتوبر تک ۱۰۰ فی صدی داخل کرائیں تا ان کے احباب نئے سال کی تحریک ہونے پر بانشراح صدر شاندار اضافہ سے وعدے کر کے آئندہ سال میں ادا بھی کر سکیں۔

(۴) کراچی کی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید چوہدری عبدالحق صاحب ورک و ناظم تحریک جدید مکرم نعیم الرحمٰن صاحب و مرکزیہ نائب سیکرٹری مال نذیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ اگست کی ادائیگی ۲۵۰۵/۱۳/۶ تو ارسال ہے اور ماہ ستمبر میں کارکنان بصورت وفد کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک بڑی رقم -/۲۰۰۰ وصول بھی ہو چکی۔ جو عنقریب دیگر ماہ ستمبر کی وصولی کے ساتھ ارسال ہوگی۔ اور امید ہے کہ اس ماہ ستمبر کی وصولی تحریک جدید ۸۰% فی صدی سے تجاوز کر جائے گی اور بقیہ حصہ انشاء اللہ العزیز ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے ادا کرنے کا جماعت کے کارکنان عزم بالجزم کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(۵) لائل پور۔ اس جماعت کے امیر۔ سیکرٹری مال۔ اور سیکرٹری تحریک جدید و قائد خدام الاحمدیہ اپنے وعدوں کو جو ۵۲۳۴ کے ہیں۔ آخر ماہ اگست تک ۷۰% داخل کر چکے ہیں۔ عہدیداران کی یہ کوشش ہے کہ لائل پور کے وعدے ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے سو فی صدی ہی نہیں بلکہ اس سے بھی اضافہ سے داخل ہو جائیں تا جماعت آئندہ سال کے وعدوں میں نمایاں اضافوں سے حصہ لے سکے اور احباب فوری وعدے اپنے امام کے حضور پیش کر سکیں۔

احباب کو یاد رہے۔ کہ "جو اپنے قلوب میں اخلاص اور محبت کی آگ رکھتے ہیں جن کا ایمان زبانوں پر نہیں۔ بلکہ ان کے قلوب ایمان کی روشنی سے منور ہیں۔ وہ جوش کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے اور اپنے نفس کے لئے دائمی ثواب حاصل کریں گے"

بیرون ممالک میں ایک چھوٹا سا گروہ اسلام اور احمدیت کے لئے میدان کارزار میں ہے۔ اس کے لئے اخراجات و لٹریچر وغیرہ تحریک جدید کا پہلا فرض ہے

جو آپ کے وعدوں کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ پس اے محب صادق!!! اپنے مجاہدے کا جائزہ لے۔ اگر وعدہ پورا نہیں ہوا۔ تو پھر اب سالِ رواں تو قریب ختم ہے۔ گیارھواں مہینہ نصف گذر گیا۔ اپنا وعدہ پورا کریں۔ اگر آپ کو ذاتی طور پر مشکلات ہیں تو آپ کو یاد ہے کہ دین کی ضرورت پہلے نمبر پر ہے۔ اور آپ کی ذاتی ضرورت دوسرے نمبر پر۔ پس اپنا وعدہ فوری پورا کریں۔

(۶) بشیر آباد کی جماعت کے پریذیڈنٹ ملک محمد موسے صاحب ہیں۔ دفتر دوم میں ان کی جماعت کا وعدہ -/۶۵۵ تھا۔ انہوں نے ۳۱ اگست تک ۸۵% ادا کر دیا ہے۔ اور ملک صاحب صدر نے لکھا کہ میرا وعدہ دفتر دوم میں ۱۰۳ تھا۔ وہ ادا کر دیا ہوا ہے۔ اب سال ۲۴ کے لئے میں -/۱۱۰ کی رقم اپنی طرف سے پیشگی ارسال کر رہا ہوں۔ اعلان ہونے پر حضور کے پیش فرما دیں۔ بشیر آباد کے مندرجہ ذیل احباب اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر چکے ہیں۔ ان کے نام شائع کر دیں ۱۵% کا حصہ ماہ ستمبر میں انشاء اللہ تعالیٰ ارسال ہوگا۔

نام	رقم
ملک محمد موسے صاحب سکرٹری مال	
معہ اہلیہ و والدہ صاحب	-/۱۰۳
چوہدری پیر محمد صاحب اکونٹنٹ	-/۴/۶۳
اہلیہ و دختران " "	-/۱۹ (۸۲/-)
مبارک احمد صاحب "	-/۶
ناصر احمد صاحب ولد ماسٹر فضل الدین صاحب	-/۴/۵
محمد عاشق صاحب ملتانی	-/-/۸
دلپذیر صاحب معہ والدہ صاحبہ	-/-/۱۲
چوہدری محمد علی صاحب	-/-/۳۰
میاں علم الدین صاحب	-/-/۷
منشی محمد صادق صاحب	-/۳۱ } -/-/۴۲
اہلیہ صاحبہ " "	-/۱۱
چوہدری محمد اسحاق صاحب	-/-/۷
اہل و عیال مولوی محمد عبداللہ صاحب	-/-/۹
گلزار احمد صاحب مکینک	-/۱۲ } -/-/۱۷
اہلیہ " "	۵/۰
چوہدری اعجاز احمد صاحب	-/-/۱۵
چوہدری محمد عبداللہ صاحب ورڈ انچ	-/-/۱۰

نام	رقم
مرزا محمد بیگ صاحب	۵/۶
میاں محمد اسحٰق صاحب حجام معہ اہلیہ صاحبہ	-/۱۴۳
چوہدری رشید احمد صاحب	-/۱۰
میاں محمد ابراہیم صاحب گوجر	-/۵
مستری برکات احمد صاحب	-/۱۰
عبدالسلام صاحب	-/۵
مستری محمد اسمٰعیل صاحب	-/۵
اہلیہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	-/۶
میاں اللہ دتا صاحب گوجر	-/۲
نذیر احمد و علی احمد صاحبان	-/۱۵
میاں مبارک احمد صاحب اکھوال	-/۹
میاں محمد رفیع صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۵/۲
حکیم محمد ابراہیم صاحب	-/۱۴
چوہدری مسعود احمد صاحب	۵/۸
میاں محمد خان صاحب گوجر	۹/۸
عبدالحکیم صاحب	-/۵

"بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا"

(وکیل المال تحریک جدید)

تقسیم انعامات کی تقریب

پچھلے دنوں ربوہ کے اطفال کا ٹورنمنٹ ہوا تھا۔ اس کے انعامات کی تقسیم کی تقریب مورخہ ۶ ستمبر ۵۸ء بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت وسطی میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد منور احمد صاحب نے ایڈریس پڑھا۔
مکرم صدر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے اطفال کو نصیحت کی کہ کھیل کے دوران میں حوصلہ برقرار رکھنا اور شکست ہو جانے کے باوجود کھیل کے میدان میں ڈٹے رہنے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ زندگی کی ناکامیوں سے گھبرا کر انسان کو دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آخر دم تک نہایت حوصلے اور استقلال سے ان دشواریوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔
بعدہٗ اطفال میں انعامات تقسیم ہوئے اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

نائب زعیم حلقہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

درخواست دعا و شکریہ

خاکسار کو عید کے دوسرے روز کار کے حادثہ کی وجہ سے سخت چوٹ آئی۔ اب خاکسار میو ہسپتال سے گھر آ گیا ہے۔ ابھی ایک ماہ اور پلستر رہے گا۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ جن جن احباب نے خاکسار کی اس اچانک حادثہ پر ہسپتال میں یا گھر پر بیمار پرسی و خدمت کی ہے یہ عاجز ان کا تہ دل سے ممنون ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد من کان فی حاجۃ اخیہ فقد کان اللہ فی حاجتہ کے ماتحت بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ جبونہ بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

"مجھے اپنے ماضی پر افسوس نہیں فخر ہے"

حیدرآباد دکن میں سید قاسم رضوی کا بیان

نئی دہلی ۱۲ار ستمبر۔ تحریک آزاد حیدرآباد کے قائد سید قاسم رضوی نے کہا ہے۔ کہ مجھے اپنے ماضی پر فخر ہے۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس پر مجھے کوئی افسوس نہیں اور اگر میں ہزار بار مر کر زندہ ہوں تو بھی وہی کچھ کروں گا۔ جو میں نے کیا ہے۔

حیدرآباد میں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے اکا دن سالہ رضا کار لیڈر نے کہا کہ میں پاکستان جانے کے فیصلہ پر پوری طرح قائم ہوں۔ اور حیدرآباد میں چند دن قیام کے دوران میں ان ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی کوشش کروں گا۔ جو انجمن اتحاد المسلمین کے صدر کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہوتی ہیں۔ واضح رہے کہ ریاست حیدرآباد پر بھارتی قبضہ کے بعد انجمن اتحاد المسلمین پر پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ اور اب بھی ریاست کے مختلف علاقوں میں انجمن کی جائداد موجود ہے۔

جب سید قاسم رضوی سے کہا گیا کہ آپ ریاست کے مسلمانوں کو کوئی پیغام دیجئے۔ تو آپ نے اظہار معذوری کیا۔ اور کہا کہ میرے پاس ان کے لئے کوئی پیغام نہیں ہے۔ میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ اسلئے میں کوئی ایسا پیغام بھی نہیں دے سکتا جس پر عمل کے لئے میں یہاں موجود نہ ہوں

آپ نے مزید کہا کہ میرے پاکستان جانے کے وجوہ بڑے سیدھے سادے ہیں واضح رہے کہ سید صاحب کے بیوی بچے کئی سال سے پاکستان میں آباد ہو چکے ہیں۔ آپ نے بتایا ——— کہ میں نے جیل میں قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی ہے وہ پندرہ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

پاکستان میں افغانستان کے سفیر

کراچی ۱۳ار ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت افغانستان نے مسٹر محمد ہاشم خان کو پاکستان میں اپنا سفیر نامزد کیا ہے اور حکومت پاکستان نے ان کے تقرر کی منظوری دے دی ہے۔ مسٹر ہاشم خان ان دنوں برطانیہ میں افغانستان کے سفیر ہیں۔ آپ نائب وزیر خارجہ محکمہ اخبارات کے ڈائریکٹر اور دوسرے اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔

لبنان کے لئے عراقی فوجی امداد

بغداد ۱۳ار ستمبر۔ وزیراعظم عراق مسٹر علی جودت نے آج چھ طیارے لبنان کی فضائی فوج کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ کہ عراق لبنان کو جو زبردست فوجی امداد دے گا یہ طیارہ اس کا صرف ایک حصہ ہیں۔ لبنان کی طرف سے فضائیہ کے کمانڈر کرنل عامل لبنانی نے یہ طیارے وصول کئے۔

سابق افغان وزیراعظم کراچی میں

کراچی ۱۳ار ستمبر۔ افغانستان کے سابق وزیراعظم سردار شاہ محمود خاں غازی یورپ سے کابل جاتے ہوئے کل کراچی پہنچے۔ آپ صدر سکندر مرزا کے مہمان کی حیثیت سے تین روز قیام کریں گے۔

شام کے فوجی سربراہ قاہرہ میں

قاہرہ ۱۳ار ستمبر۔ شامی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل عفیف بزری کل دمشق سے اچانک قاہرہ پہنچے جہاں انہوں نے صدر جمال عبدالناصر سے بات چیت کی۔ شامی فوج کے محکمہ سراغرسانی کے ڈائریکٹر کرنل عبدالحمید سراج بھی جنرل بزری کے ہمراہ قاہرہ آئے ہیں۔

بجلی کی توسیع کے منصوبے

لاہور ۱۳ار ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان صوبہ کے تمام علاقوں میں بجلی مہیا کرنے کے وسیع منصوبے تیار کر رہی ہے۔ چنانچہ دریائے سندھ پر جام شورو کے مقام پر پندرہ ہزار کلوواٹ کا ایک بجلی گھر تعمیر کیا جائے گا جس پر ساڑھے تین کروڑ روپے خرچ ہوں گے اس کے علاوہ سکھر۔ ملتان۔ لاہور اور شادرہ میں بھی نئے بجلی گھر تعمیر کئے جائیں گے۔

نہری تنازعہ پر بات چیت کیلئے بھارت کی شرط

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ یہاں کے وزیر آبپاشی مسٹر ایس کے پاٹل نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان عالمی بینک کی ۱۹۵۴ء کی تجاویز منظور نہیں کر لیتا اس وقت تک بھارت عالمی بینک کی ان نئی تجاویز پر بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو اس نے بعد میں پیش کی ہیں۔ آپ نے اس بات پر اصرار کیا کہ بینک کی ۱۹۵۴ء کی تجاویز بنیادی تجاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور جب تک پاکستان یہ بنیادی تجاویز منظور نہیں کرتا۔ اس وقت تک اصل تجاویز میں پیش کردہ ترامیم پر غور کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

شیخ عبداللہ کی گرفتاری جائز تھی" پنڈت نہرو کا دعویٰ

رائے شماری تنازعہ کشمیر کا حل نہیں ہے

مقبوضہ کشمیر پر حملے کو تمام بھارت پر حملہ تصور کیا جائیگا

نئی دہلی ۱۲ار ستمبر:۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج سری نگر میں دعویٰ کیا۔ کہ شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری جائز تھی۔ آپ نے کہا۔ شیخ عبداللہ نے اپنی سرگرمیوں سے کشمیر کے متعلق بھارت کے موقف کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

بھارتی وزیراعظم وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کے ہمراہ دو روزہ دورے پر کل نئی دہلی سے سری نگر پہنچے تھے۔ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کا جواز آج آپ نے نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پیش کیا۔ یاد رہے۔ بھارت اور مقبوضہ کشمیر میں گذشتہ دو ماہ سے یہ قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں۔ کہ شیخ عبداللہ رہا کر دیئے جائیں گے۔ خود پنڈت نہرو نے صرف چند روز پیشتر لوک سبھا میں کہا تھا کہ مجھے شیخ عبداللہ کی برطرفی، گرفتاری اور نظربندی سے دلی تکلیف پہنچی ہے۔ اور اس صورت حال کے ختم ہونے سے مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔

نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ کشمیر کے سوال پر پاکستان سے مزید بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ نیز رائے شماری اس مسئلہ کا حل نہیں ہے۔

سیلاب کی صورت حال معمول پر آگئی

لاہور ۱۳ار ستمبر مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں سیلاب کی صورت حال معمول پر آگئی۔ اور تمام دریا کناروں کے اندر بہہ رہے ہیں۔ سدھنائی کے مقام پر آج راوی کا اخراج صرف پچیس ہزار کیوسک رہ گیا تھا۔ حفاظتی بند کے شگافوں سے بھی بہت تھوڑا پانی خارج ہو رہا ہے۔ دریں اثنا امدادی کام کی رفتار بھی ہر جگہ تیز کر دی گئی ہے۔

ارباب نور محمد خان وزیر بنا دیئے گئے

لاہور ۱۳ار ستمبر ضلع پشاور سے صوبائی اسمبلی کے رکن ارباب نور محمد نے آج کابینہ مغربی پاکستان کے رکن کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ اس طرح صوبائی کابینہ کے ارکان کی تعداد تیرہ تک پہنچ گئی ہے۔ صوبہ کے نائب وزراء کی تعداد چھ ہے۔

ارباب نور محمد سابق صوبہ سرحد میں سردار بہادر خاں کی کابینہ میں وزیر تعلیم تھے۔ اور ۱۴ار اکتوبر ۱۹۵۵ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ جب اپریل ۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر خاں صاحب نے ری پبلکن وزارت بنائی تو ارباب نور محمد کو وزیر صحت کا عہدہ دیا گیا۔ مگر وہ مختصر سے عرصہ کے بعد وزارت سے الگ ہو گئے تھے۔

خان سیف اللہ پارلیمنٹری سیکرٹری بن گئے

لاہور ۱۳ار ستمبر، صوبائی اسمبلی کے رکن خان سیف اللہ خان آج سے پارلیمنٹری سیکرٹری بنا دیئے گئے ہیں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن وتھا ویر قیام و رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ عیدین نکاح و استخارہ وجنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ر آنے میں بھیجا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۱/۸۲ گولی مار کراچی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندرآباد دکن

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	3½	4½	5½	6½	7½	8¾	10	11½	13	13½
از لاہور برائے سرگودھا	3½	5	6½	8	8½	10½	12	13½	15	16
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	5 4¾	10½	15 4½							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	5 4¾	10½	15 4½							

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان ساڑھے چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس ملتان

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ریلوے ملتان کو سربمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں۔ جو ۲۳؍۹؍۵۷ کو بارہ بجے تک دیئے جا سکتے ہیں۔ یہ اسی روز بارہ بجکر پندرہ منٹ پر کھولے جائیں گے۔

I

نمبر شمار	کام کی تفصیل	ٹھیکہ کی تخمیناً رقم	پیشگی رقم
۱	گڈز شیڈ ملتان شہر کے لئے الگ پائپ لائن مہیا کرنا جو فائر ہائیڈرنٹ کو الگ کرے اور زور زائد فائر ہائیڈرنٹ مہیا کرے۔	۸۰۰۰/۰ روپے	۲۰۰/۰ روپے
۲	چار یونٹ کلاس تھرڈ سٹاف کوارٹرز ملتان چھاؤنی تیار کرنا۔	۱۲۰۰۰/۰ ″	۳۰۰/۰ ″
۳	بھکر کے پلیٹ فارم پر سے اینٹوں کا فرش اکھاڑ کر سیمنٹ کانکریٹ کا فرش تیار کرنا	۴۰۰۰/۰ ″	۱۰۰/۰ ″
۴	بہاولپور میں کھلا گڈز شیڈ تیار کرنا	۳۰۰۰/۰ ″	۱۰۰/۰ ″
۵	ڈیرہ نواب شاہ میں ڈبلیو ڈی ڈیرہ نواب شاہ کیلئے دفتر اور ورکشاپ تیار کرنا	۵۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۶	چشتیاں میں اپر کلاس کے لئے ویٹنگ روم تیار کرنا	۵۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۷	خانپور کے یارڈ کو ازسر نو تعمیر کرنا (تعمیری حصہ)	۴۸۰۰۰/۰ ″	۱۰۰۰/۰ ″
۸	خانپور میں دو یونٹ تھرڈ کلاس سٹاف کوارٹرز تیار کرنا	۵۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۹	شورکوٹ روڈ میں سگنل حصہ میں اضافے اور تبدیلیاں کرنا۔	۳۰۰۰/۰ ″	۱۰۰/۰ ″
۱۰	خانپور میں قسم دوم کی دوکان اور سٹور تعمیر کرنا	۸۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۱۱	پیروال میں ٹوپ اور گڈز سائیڈنگ کے درمیان پل بنانا	۷۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۱۲	خانیوال میں ریفریشر کورس میں اضافہ کرنا۔	۷۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۱۳	بہاولپور میں ۳ یونٹ تھرڈ کلاس سٹاف کوارٹرز تیار کرنا	۷۰۰۰/۰ ″	۲۰۰/۰ ″
۱۴	خانیوال میں دو یونٹ تھرڈ کلاس اور چار یونٹ فورتھ کلاس کوارٹر تیار کرنا	۱۲۰۰۰/۰ ″	۳۰۰/۰ ″
۱۵	چانی گوٹھ میں کچا سٹیشن گراؤنڈ پکا بنانا۔	۲۵ ۰۰۰/۰ روپے	۵۰۰/۰ روپے

II ٹنڈرز مقررہ فارموں پر جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کے دفتر سے گیارہ بجے ۲۳؍۹؍۵۷ تک بقیمت ایک روپیہ فی فارم۔ منظور شدہ ٹھیکیداران کو۔ اور چار روپیہ فی فارم کے حساب سے غیر منظور شدہ ٹھیکیداران کو مل سکتے ہیں۔

III مفصل تفصیلات شرائط افسر زیر دستخطی کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ غیر منظور شدہ ٹھیکیدار اپنے ٹنڈروں کے ساتھ اپنی مالی طاقت اور سابق تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ بھی شامل کریں۔ ورنہ ان کے ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

مزارعین کی ضرورت

موضع احمد نگر (متصل ربوہ) میں احمدی مزارعین کی ضرورت ہے۔ زمین میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے اور پانی کافی ہے۔ اور چاول۔ گنا اور گندم خاص طور پر اچھا ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ گندم کی فصل مزارع کاشت کریں۔ تفصیلات ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ کے دفتر سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں (مرزا انور احمد ایم این سنڈیکیٹ ربوہ)

نیشنل عوامی پارٹی صوبائی اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی کی حمایت کریگی

دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ آج صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے

لاہور ۱۴ر ستمبر نیشنل عوامی پارٹی کی انتظامی کمیٹی نے اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل رات انتظامی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں مسٹر جی ایم سید۔ عبد المجید سندھی۔ میاں افتخار الدین۔ خان عبد الغفار خان اور خان عبد الصمد اچکزئی شامل تھے۔ اجلاس کے بعد ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ نیشنل عوامی پارٹی اور ری پبلکن پارٹی میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ نیشنل پارٹی تمام امور میں ری پبلکن پارٹی کی حمایت کرے گی۔ اس میں وزارت پر اعتماد بھی شامل ہے۔ اور اس کے مقابل پر ری پبلکن پارٹی صوبہ اور مرکز میں ایک قرارداد کی حمایت کرے گی۔ جس میں یہ مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ ایک یونٹ کی بجائے مقامی اور لسانی حدبندی کے لحاظ سے صوبہ مغربی پاکستان کو چار مضبوط اور با اختیار خطوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

ری پبلکن پارٹی کے جنرل سیکرٹری سید عابد حسین نے رات ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی میں ان کی پارٹی کو بغیر کسی اور پارٹی کی مدد کے ۱۷۱ ممبروں کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا اس کے باوجود وہ نیشنل عوامی پارٹی کے تعاون کا خیر مقدم کریں گے۔ یاد رہے کہ آج پچھلے پہر لاہور میں مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یاسین صاحب لکھنوی کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی والدہ ماجدہ سخت بیمار ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت خان عبد الحمید خان صاحب نیازی افسر مال با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع کوٹھیانوالہ تحصیل جھنگ

صالح ولد محرم۔ چراغ۔ سلطان۔ عنایت پسران احمد۔ پہلوان ولد حیات سکنہ گھوگھیانہ تحصیل جھنگ بنام نتھو رام۔ رام لعل۔ نہال چند پسران شیعانہ چرنداس۔ سادن مل۔ کانشی رام پسران گہنہ۔ ویر پرکاش۔ گیان پرکاش پسران کانشی رام۔ رام بھایا۔ رام جی داس۔ اوم پرکاش پسران پرنتو رام داس۔ دیال چند۔ دھاری رام۔ رام رنگ پسران لدھا۔ بدھو رام۔ ہری چند کہنا مل۔ لچھمن داس پسران دیر بھان شنکر داس۔ ہرنرائن۔ جوالا داس۔ آتما رام پسران گوردتہ غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کل تعدادی ۱۲ بیگھے واقعہ موضع کوٹھیانوالہ تحصیل جھنگ مندرجہ بالا میں نتھو رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۱؍۹؍۵۷ کو بوقت صبح ۱/۲ ۷ بجے مقام جھنگ مگھیانہ حاضر عدالت آ کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج مورخہ ۳؍۹؍۵۷ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دعائے مغفرت

میری نسبتی ہمشیرہ منظور النساء بیگم چچا جی و ہمشیرہ مسٹر ایس ایم حسن C.S.P. ڈھاکہ ۱۳ر اگست کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

خاکسار عزیز محمد خان ایڈمنسٹریٹو افسر اریگیشن (بہاولپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵